گلِ نرجس

محترمہ تنظیم زہرا نقوی کنیزؔ اکبرپوری
معلمہ جامعۃ الزہراء، بڑا باغ، مفتی گنج، لکھنو

مہکی فضائے خلد تو کہنے لگے مَلَک
پتوں کی آڑ میں گلِ نرجس چھپا نہ ہو

کس قدر باعظمت ہوگا وہ انسان جو تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور تمام خوبان کا وارث ہے۔ ساری عظمتوں کا مجموعہ، سارے انبیاء واولیاء کا آئینۂ حیات، معصومین ؑ کی عصمت کا پاسدار، مظہر ایمان اور جلوۂ عمل ہے۔ ہادیوں اور رہنماؤں کی ہدایت اور ذمہ داریوں کو بہترین نتیجہ تک پہنچانے والا، سیرت مصطفوی اور صورت مرتضوی کا حامل ہے۔ انبیاء وائمہ ؑ کی تبلیغات کے انجام تک پہنچانے والا، خدا کے بھیجے اور بنائے ہوئے عقلی وفطری قوانین کو نشر کرنے والا اور زمین کو فسق وفجور کے بدلے عدل وانصاف سے پُر کرنے والا ہے۔ ہمارا خالصانہ ومخلصانہ درود وسلام ہو محمدؐ وآل محمدؐ پر بالخصوص بقیۃ اللہ الاعظم پر۔

کتنا بابرکت ہوگا وہ دن، کتنی بااہمیت ہوگی وہ تاریخ، کتنی عظیم ہوگی وہ گھڑی، کتنی خوشگوار ہوگی وہ فضا جب ۱۵؍شعبان المعظم ۲۵۶ھ یا ۲۵۵ھ کو حضرت محمد مہدیؑ قائم عج آل محمدؐ کی ولادت باسعادت ہوئی ہوگی۔

جناب حکیمہ خاتون نے روزِ اول ہی اعجازِ امامت کو درک کرلیا۔ مخفی ولادت کا ہونا یقیناً عصمت کا اعجاز ہے۔ آپ فرماتی ہیں:

میں نے دیکھا بچہ سجدے میں ہے اور کہہ رہا ہے: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ جَدِّیْ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَّ عَلِیّاً وَّلِیُّ اللّٰهِ'' اور اسی صورت سے تمام ائمہ کے نام بیان کئے یہاں تک کہ آپ کی نوبت آئی تو فرمایا: ''خدایا میرے امر کو نتیجہ بخش بنا، میرے قدم ثابت رکھ اور زمین کو عدل وانصاف سے پُر کردے۔''

اس کے بعد امام حسن عسکریؑ نے بچہ کو طلب کیا آغوش الفت میں لے کر فرمایا: ''اِنْطِقْ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔'' (حکم خدا سے گفتگو کرو) بچہ نے کہا: ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ۔'' ''۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہمارا ارادہ ہے کہ زمین پر مستضعف بنادیئے جانے والوں پر احسان کریں اور انھیں زمین پر امام اور وارث قرار دیں۔''

حضرت ولی عصر عج کا اسم گرامی ''محمدؐ'' ہے اور کنیت مبارکہ ''ابوالقاسم'' ہے چنانچہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ: آخری ہمارے جانشین کا نام میرے نام پر اور اس کی کنیت بھی میری کنیت ہوگی۔

آپ کے القاب: حجت، قائم، خلف صالح، صاحب الزمان، بقیۃ اللہ وغیرہ ہیں لیکن آپ کا مشہور ترین لقب ''مہدی'' ہے۔ آپ کے والد گرامی، جن کو حضرت امام حسن عسکری ؑ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ہمارے گیارہویں امام ہیں اور آپ کی مادرِ گرامی کے مختلف نام مثلاً سوسن، ریحانہ، صیقل، کتابوں میں بتائے گئے ہیں مگر مشہور ترین نام نرجس خاتون ہے۔

آپ کی ولادت حضرت موسیٰ ۔کی طرح مخفی رہی ہے تا کہ لوگ شک و شبہہ میں نہ پڑیں بالخصوص صاحبان ایمان لغزش میں نہ آئیں لہٰذا تمام انبیاء وائمہ بالخصوص حضرت امام حسن عسکریؑ نے بعض رازدار اور کامل الایمان اصحاب سے آپ کا تعارف ہرصورت سے کرایا ہے۔امام حسن عسکریؑ نے اپنی شہادت سے قبل فرمایا کہ: ''مہدی جو میرا فرزند ہے میرے بعد امام اور حجت خدا ہوگا۔سب سے زیادہ ہر اعتبار سے پیغمبر اسلامؐ سے مشابہ ہوگا اس کو خدا غیبت میں رکھے گا اور غیبت بھی طولانی ہوگی۔''

امام مہدیؑ کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ۔آپ کی غیبت حقیقتاً ایک رازِ الٰہی ہے پھر بھی محققین نے روایات سے استفادہ کرتے ہوئے چند وجوہ بیان کئے ہیں:

۱۔ دشمن سے آپ کی جان محفوظ رہ سکے اور بقیہ معصومینؑ کی طرح مقتول ومظلوم آپ نہ ہوں تا کہ زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے۔

۲۔ ایمان کے امتیازات بیان ہوسکیں۔حقیقی اور اصلی شیعہ اور اسلام کے واقعی چہرے مشخص ہوسکیں۔

۳۔ آپ ہرگز کسی حاکم ظالم وجابر کی بیعت نہ کریں اگر چہ تقیہ ہی کیوں نہ ہو۔خداوند عالم کا وعدہ یہ ہے کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے اور یہ صورت حال تقیہ میں ممکن نہیں ہے۔

امام مہدیؑ کی غیبت امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد سے شروع کے ۷۰ سال غیبت صغریٰ کہی جاتی ہے۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے ۴؍نائبین معین تھے اور لوگ انھیں کے ذریعہ آپ سے رابطہ رکھتے تھے۔

عثمانؒ بن سعید، محمدؒ بن عثمان، حسینؒ بن روح، علیؒ بن محمد سمری۔مذکورہ اشخاص اپنے زمانے کے رازدارترین افراد تھے ان کی شخصیتیں علم، تقویٰ، شجاعت، سخاوت، زہدوورع اور خدمت خلق جیسے اوصاف سے متصف تھیں۔

علی بن محمد سمری کی وفات سے قبل آپ کے پاس توقیع آئی جس میں امامؑ نے فرمایا تھا:

اے علی بن محمد! اپنے بعد کسی کو نائب نہ بنانا۔چھ روز بعد تمہارا ''یوم موعود'' ہے۔

مصلحت خداوندی کی بناء پر غیبت صغریٰ ختم ہوجائے گی اور غیبت کبریٰ کا سلسلہ جاری ہوجائے گا اور ایسا ہی ہوا۔

اس کے بعد کوئی شخص معین نہیں تھا جس کو امامؑ نے وکیل ونائب بنایا ہو اور براہِ راست ملاقات کی ہو، البتہ بعض باعظمت افراد جنھوں نے مشاہدہ کیا ہے لیکن مشیت الٰہی کا یہی تقاضا ہے کہ کوئی فوراً پہچان نہیں سکا، امام کی جانب سے بعض عرفاء وعلماء کے پاس توقیعات اور خطوط بھی آئے ہیں۔جس سے واضح ہوتا ہے کہ ہدایت کا سلسلہ ختم نہیں ہوسکتا۔

اسحاق بن یعقوب نے محمد بن عثمان کے ذریعہ امامؑ سے سوال کیا کہ: ''خاص نائبین کے بعد ہم اپنے مسائل کس طرح حل کریں گے؟''

اسحاق بن یعقوب کہتے ہیں میں نے دیکھا امامؑ نے اپنے دست مبارکہ سے اس طرح تحریر شدہ خط ارسال فرمایا جس کا مضمون یہ ہے:

''وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوْا فِيْهَا اِلٰى رُوَاةِ اَحَادِيْثِنَا فَاِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ وَاَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ۔''

درپیش حالات میں راویان کرام وعلماء وفقہاء دین کی طرف رجوع کرو ان سے مسائل کا حل دریافت کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے میری حجت ہیں اور میں خدا کی حجت ہوں۔

حدیث مذکور علماء وفقہاء دین کی عظمت، ان کی جدوجہد، اجتہاد وفقاہت، عرفان وعلم کی عظمت کو بیان کررہی ہے۔ معصومین کا ہمہ وقت رابطہ ذات باری تعالیٰ سے ہے اور علماء روحانی کا رابطہ معصومین ومقربین خداوند عالم سے ہے۔

امام عصرؑ کی اطاعت اور قانون اسلام سے ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ غیبت میں ان کا دفاع کیا جائے۔ سیرت اہلبیت اطہارؑ کو شعارِ حیات بنانے والے علماء ربانی کی اطاعت کریں ان کی آواز پر لبیک کہیں۔ ان کے ہم آواز ہوجائیں، قرآن واسلام کے مصالح اور منافع کو اپنے ذاتی مفادات پر ترجیح دیں۔

علم حاصل کریں نیز معاشرۂ علمی تیار کریں تاکہ لشکر ولیِ عصر کی تعداد میں اضافہ ہو۔ خدائے برحق سے دعاء ہے کہ امامؑ کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور ہمیں سچے منتظرین امامؑ میں شمار فرمائے۔ (الٰہی آمین)

منقبت

ادیبہ بنت زہراءنقوی ندیٓ الہندی صاحبہ
معلمہ جامعۃ الزہراء، بڑا باغ، مفتی گنج، لکھنؤ

کون ہے سبط مصطفیٰؐ کی طرح
شاہ بھی در پہ ہے گدا کی طرح

ہر جگہ ہے یزیدؔ ایک نہ ایک
ساری دنیا ہے کربلا کی طرح

آج انسانیت بلکتی ہے
بُشؔ ہے انسان پر بلا کی طرح

بشؔ سے ڈرتا ہے واعظِ ناداں
اس کو سمجھا ہے وہ خدا کی طرح

غاصبِ رزق ودشمنِ انصاف
بن کے رہتا ہے پارسا کی طرح

زاہدِ خودغرض ہے مسند پر
پیکرِ مکر و افترا کی طرح

راہبر آپ کو بھی سمجھیں ہم
آپ رہئے تو رہنما کی طرح

مستفید ہوں تو کچھ مفید بھی ہوں
کم سے کم آپ ہوں دیا کی طرح

بخدا گُل خدائی سے شبیرؑ
ملے پیغمبرؐ خدا کی طرح

ساکن ارض پا رہے ہیں مراد
آج تک فطرس سما کی طرح

کون کرسکتا ہے مسیحائی
دہر میں ابن فاطمہؑ کی طرح

اپنی پیشانی ڈھونڈھتی ہے زمیں
یا نجف یا تو کربلا کی طرح

کوئی ثروت نہ ہوسکے گی ندیٓ
دولت